نورافشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۶ - جلد ۱۰ - | لودیانہ ۹ فروری ۱۸۸۲ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر بخارا مر گئے - روس کا بخارا پر قبضہ ہو گیا = **فرانس** کی وزارت بدل گئی = **ایوبخان** نے روسیوں سے التجا کی ہے کہ میری امداد کرو = **امیر کابل** نے اپنے سرحدی حکام کو ایوبخان سے خبردار رہنے کی تاکید کی ہے = **جنگ** برہما کے واسطے ہر اس کی فوج کمر کس رہی ہے = **برٹش برہما** میں انگریزی فوج کی تعداد دو چند کی گئی ہے = **کلکتہ** کے دربار ستارہ ہند میں ڈیڑھ ہزار آدمی موجود تھے = **الہ آباد** کے ہیضہ زدہ جاتری ریل میں سے مردہ نکل رہے ہیں = **روسی انجنیر** عشق آباد سے ہرات تک پیمایش کر چکے ہیں = **ایک** صاحب نے دریافت کیا ہے کہ لنکا میں بہت سونا نکلنے کی اُمید ہے = **قندھار** میں مرو پر روسیوں کے قبضہ ہونے کی افواہیں گرم ہیں = **موسیٰ جان** پسر یعقوب خان جو ایوبخان کے ہمراہ طہران کو گیا تھا وہ اسوقت قاف میں مقیم ہے = **کابل** میں مفسد سردار قید میں اور عنقریب وہ بھی مارے جائینگے = **امیر کابل** سرکار انگریزی سے ۳۰ لاکھ روپیہ پھر طلب کرتا ہے = **فرانس** کی عورتیں شور مچا رہی ہیں کہ ہمکو بھی سرکاری ملازمت ملے = **مشہور** ہے کہ یعقوب خان سرکار سے اپنے کھانے پینے کے واسطے زیادہ روپیہ طلب کرتا ہے = **عرب** کے علاقہ یمن میں تاحال فساد جاری ہے = **پنجاب** کی پچاس ہزار میل مربع زمین کو سیراب کرنیکی تجویز گورنمنٹ انڈیا آفس میں پیش ہے = **خبر** ہے کہ حضور گورنر جنرل ہند مارچ میں پشاور تشریف لیجاوینگے = **نہر سرہند** کا کام کثرت بارش نے بند کر دیا تھا = **سلطان روم** کوشش کر رہے ہیں کہ مصر میں انگلستان اور فرانس کے رعب کو گھٹا دیا جاوے = **سرحد روس** و یار قند کی حد بندی کو دریافت کرنے کی غرض سے سرکار انگریزی نے ایک ایجنٹ روانہ کیا ہے = **راجہ رام پال سنگھ** نے کانپور میں ایک تقریر کے اندر بیان کیا کہ ذات پات کی بندش اور اپنے بزرگوں کا مذہب ہمکو پسند نہیں ہے = **علاوہ** اس احاطہ کے چند اضلاع میں سخت ہیضہ پھیلا ہوا ہے = **محمد شریف خان** افغانی جو مدت سے دہرہ دون میں رہتا ہے سرکار نے اُسکو اجازت دیدی ہے کہ قندھار کو چلا جاوے = **مصر** کی ملکی انتظام میں ترقی ہو رہی ہے = **پرنس** نکلس نے اُن ہاتھیوں کے دینے سے انکار کیا ہے جو اُسکے زیر سایہ آ گئے ہیں = **آیرلینڈ** کے زمیندار قانون مروجہ سے ناخوش ہیں = **اخبار انجمن پنجاب** رائے دیتا ہے کہ پنجاب کے لوگوں کو چاہئے کہ کاغذ کی کل یہاں جاری کریں = **شاہ جاپان** کا ارادہ ہے کہ اپنی سلطنت کو ایک پارلیمنٹ کے حوالہ کر دوں = **مالٹا والوں** نے انگریزی کے لکھنے پڑھنے سے انکار کر دیا ہے = **روس** نے سلطان روم کو ایک مراسلہ لکھا ہے کہ اگر صوبہ آرمینا ہمکو دیدو تو کل تاوان جنگ تمکو معاف کیا جاویگا = **لنڈن** میں ایک لکڑہارے نے ۲۵ لاکھ روپیہ امانت کا دعویٰ سرکار پر کیا ہے = **ایران** میں فرانسیسی زبان کا رواج فارسی سے زیادہ بڑھتا جاتا ہے = **گارفیلڈ** صاحب پریسیڈنٹ امریکہ کی یادگاری میں ۷۰ ہزار روپیہ بطور چندہ جمع ہو گیا ہے = **چین** کے علاقہ ہیقانگ اور ہانگ کانگ میں ماہ گذشتہ میں بڑا طوفان آیا مختلف مقامات سے ۳۹ ہزار لاشیں چینیوں کی بہتی ہوئی ملیں = **خیبر** کی گھاٹی پر بجائے میجر کاونی صاحب کے میجر وارٹن صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر پشاور مقرر ہوئے ہیں = **لنڈن** کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہندوستان کی چاء کی تمام انگلنڈ میں خرید و فروخت میں ترقی ہے = **معلوم** ہوا ہے کہ امسال میں کوئی انکم ٹکس ہندوستان پر نہیں لگایا جاویگا = **رہتاس** کے قلعہ کی مرمت کیواسطے سرکار نے دس ہزار روپیہ منظور کیا ہے = **ہائیکورٹوں** کے دیسی ججوں کی سالانہ پنشن کی حد ۹ ہزار روپیہ قرار دیگئی ہے = **میرٹھ** میں ۷ و ۹ و ۱۱ مارچ کو گھوڑدوڑ ہوگی = **مہاراجہ صاحب کشمیر** آجکل علیل ہیں = **پنجاب** کے تمام اضلاع میں خاطرخواہ بارش ہو گئی ہے = **حضور** ویسرائے کشور ہند نے کلکتہ کے والنٹیر کے ملاحظہ کی تاریخ ۲۵ فروری مقرر فرمائی ہے = **کلکتہ گزٹ** میں مشتہر ہوا ہے کہ یکم جون ۱۸۸۲ء سے اُس قانون پر عمل درآمد ہوگا جسمیں حکم ہے کہ عطار اور دوا فروش بغیر سند لیاقت کے دوا فروخت نہ کریں = **نمائشگاہ لاہور** میں مہاراجہ جیپور نے چار قالین پرانے تین سو برس کے بھیجے تھے جو زمانہ اکبر بادشاہ کے ہیں اور قندھار کی لوٹ میں راجہ مان سنگھ کو ملے تھے = **بنگلور** میں ایک باجے والے کی بیوی کو سلطنت فرانس سے اسبات کی اطلاع آئی ہے کہ تمہارا ایک رشتہ دار ۸۵ لاکھ روپیہ کی دولت چھوڑ کر مرا ہے تم آکر لے لو = **ملتان** کے باشندوں کو اپنی بدچلنی کے باعث ایک سال تک زائد پولیس کا خرچ دینا پڑیگا = **نواب صاحب** محمد وٹ کو دسویں بنگال لینسرس متعینہ سیالکوٹ ...

نورافشاں

—— صاحب اخبار دینی نودیا نے ایک مشہور عالم میکس میولر صاحب کے خیالات درباب دید اور ہندو دھرم صاحب موصوف کی تصانیف سے اقتباس کرکے شایع کئے ہیں جنکو ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ میکس میولر صاحب ایک دیا دل عالم ہیں اور وہ ہر ایک مضمون کو ہر پہلو پر دیکھ بھال کے تحریر فرماتے ہیں۔ اور انکے خیالات بعض وقت اگرچہ ارادتاً نہیں مگر تو بھی نا درستی سے سلوک کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے بعض ہندو دوستوں نے ہمسے بیان کیا ہے کہ ہمنے میکس میولر صاحب کی تصانیف میں کئی ایک جلد ایسے دیکھے ہیں کہ وہ کسی الہامی دین کے معتقد نہیں ہیں اور نیز یہہ کہ دنیا کے تمام دینوں میں سے ہندو دھرم سب سے افضل ہے اور رگ وید دنیا بھر میں نہایت ہی کامل کتاب ہے۔ اب ہم اُسکی تصنیف جسکا نام اسے جرمن ورکشاب کی پہلی جلد سے کچھہ اقتباس کرکے ظاہر کرینگے کہ اُنکے خیالات جیسا کہ مشہور ہے نہیں ہیں ✦

چنانچہ دین کی ضرورت اور قدر کی نسبت وہ دیباچہ میں بیان کرتے ہیں کہ بے شک بہت سے فلاسفر ہیں جو مسیحی مذہب اور دیگر دینوں کو بے رواج غلطیاں تصور کرتے ہیں۔ یعنے ایسے امور جو گذشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ضرور ہے کہ ان میں زیادہ قطعی علم ہووے۔ لیکن اگر وے یقینی صداقتوں پر غور کریں تو معلوم کرینگے کہ ہر ایک دین کا رگستان بھی جسمیں کہ ہم بود و باش کرتے ہیں انسانی روح کی اُس اصلی اور لازوال چٹان یعنے دینی ایمان پر اپنی اپنی مضبوط بنیاد رکھتے ہیں۔ بعد فرماتے ہیں کہ فطرتی دین خدا کا ایک عمدہ انعام ہے۔ جو وہ فی الدم کو دیتا ہے۔ اور بغیر اسکے خود الہامی دین جسکے بنیاد ہے اور انسان کے دل میں جڑ نہیں پکڑتا ✦

پھر فرماتے ہیں جیسا کہ تمام دانا مسیحی بھی خیال کرتے ہیں کہ صداقت جہاں کہیں ہو قبولیت کے لائق ہے۔ اور کہ کوئی مسئلہ زیادہ سچا یا زیادہ قیمتی نہیں ہو جاتا اِسلئے کہ وہ موسیٰ یا مسیح کے منہ سے نکلا ہے اور ایسا ہی کم قدر نہیں ہو جاتا کہ بدہ یا لاؤتسی نے کہا ہے۔ لیکن وہ بیان کرتا ہے کہ دین کا سائنس مسیحی مذہب کو دنیا کے تمام مذہبوں میں اُسکی جگہ دیگا اور یہہ بھی ظاہر کریگا کہ زمانہ کی بھرپوری سے کیا مراد ہے اور دنیا کی کل تواریخ میں اُسکی سچی اور پاک خاصیت بحال کریگا ✦

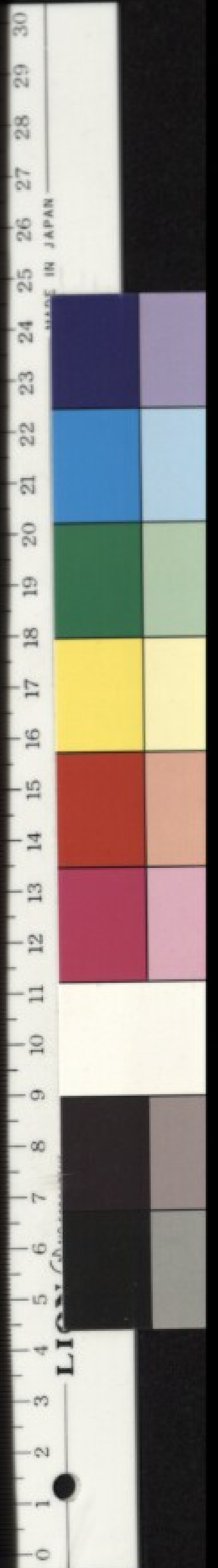
وید کے زمانہ کی نسبت وے بیان کرتے ہیں کہ وید کو تمام کتابوں سے پُرانا قرار دینا اور پُرانے وثیقے کے بعض حصص کو اُسی زمانہ یا اُس سے بیشتر کا کہنا نہایت ہی مشکل ہے۔ پر اسکا گمان ہے کہ سب سے پُرانے رِگ وید کے گیت ۱۲۰۰ سے ۱۵۰۰ قبل از مسیح بنائے گئے۔ اکثر عالم مقر ہیں کہ پُرانے وثیقے کے چند حصے موسیٰ نے تحریر کئے۔ اور وہ مسیح سے پیشتر پندرہ سو برس ہوا ہے۔ اور بلاشبہ ان کتابوں میں جو اس سے منسوب کیجاتی ہیں اس سے بھی زیادہ پُرانی تصانیف سے اقتباس کی گئی ہیں ✦

اس وید کی حقیقی قدر کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ اسکی حقیقی قدر اور خاصکر کے اسکے خیالات کی بلندی و نفاست کی نسبت لوگوں نے بہت اونچا خیال کیا ہے۔ لیکن وید کے کئی گیت تو طفلانہ خیالات پر مبنی اور سمع خراش و پست و عام ہیں۔ لیکن اس خس و خاشاک کی بیش قیمت بہ مقدار بھی ہیں۔ میں پھر تمکو یاد دلاتا ہوں کہ وید میں بہت کچھ لڑکپن اور جہالت کے خیالات ہیں۔ اگرچہ قابل اعتراض و بد خیالات بہت تھوڑے ہیں۔ بعض شاعر اپنے معبودوں کو وہ خیالات اور شہوتیں منسوب کرتے ہیں جو خدا کو نا زیبا ہیں۔ مثلاً۔ غضب۔ غصہ۔ بدلا۔ جسمانی قربانیوں میں خوش ہونا اور نیز انسانی ذات کو خود غرضی و دنیا داری کی پستی سے منسوب کرتے ہیں۔ بہت سے گیت بالکل بے معنی و بے لطف ہیں اور کہیں کہیں بڑی تلاش کے بعد وہ خیالات ملتے ہیں جو روح کے شوق سے نکلتے ہیں اور وہ دعائیں جنمیں ہم شامل ہو سکتے ہیں مگر تو بھی ایسے جملے بھی ہیں جو ہندوستان کے قدیم شاعروں کی دینی زندگی کا سب سے اعلیٰ عروج ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اپنی تقریر کو ویدوں کی نسبت یوں ختم کرتے ہیں کہ بے شک زندگی کی روزمرہ ضروریات کی نسبت ہندو مذہب کا حصہ اُن مذاہب کے ساتھ ہے جو جھوٹے ہیں ✦

صاحب موصوف کے آخری الفاظ یہہ ہیں کہ کوئی شخص جسنے دنیا کے اور مذاہب کو تعمق کی نظر و بے تعصبی سے آزمایا ہو نہیں جانتا کہ مسیحی مذہب حقیقت میں کیا ہے اور پولوس کے ساتھ ہم کلام ہو کر اُسکے اِس سچے کلام میں شامل نہیں ہو سکتا کہ میں مسیح کی انجیل سے نہیں شرماتا ہوں ✦

کسی مشہور عالم نے اہل ہنود کی دینی کتابوں اور دین کی نسبت التفات سے نہیں بیان کیا جیسا میکس میولر صاحب نے کیا ہے۔ اُنکی نصیحت کا خلاصہ جو وہ اہل ہند کو کرتے ہیں یہہ ہے کہ تمہاری کتابوں میں صداقت ہے لیکن اُسکا پورا اصل اور جو کچھ انسان کی دینی ضرورت ہے وہ سب مسیحی مذہب میں ہے۔ پس تم خوب کروگے اگر مسیح کو قبول کروگے ✦

ایک مشہور مسیحی عالم اگسٹینس نامی کا قول ہے کہ کوئی دین ایسا جھوٹا نہیں کہ جسمیں کوئی نہ کوئی صداقت کے اصول نہ پائے جاویں۔ اور ضرور ہے کہ ایسا ہو کیونکہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا تھا اب اگرچہ اُسنے گناہ کرکے اِس صورت کو بگاڑ دیا ہے تو بھی کہیں کہیں اُسکی شباہت پائی جاتی ہے۔ یا یوں کہیں کہ انسان ایک سنگ ہے جسکے حروف منقوشہ کسیقدر مٹگئے ہیں پس جب یہہ حال ہے تو اُن کی تصانیف میں بھی صداقتوں کا ظہور اُسیقدر لازم ہے۔ جسکی نسبت یہہ دونوں عالم بیان فرماتے ہیں۔ اب یہہ خیالات ہم اپنے ناظرین خصوصاً اپنے ہندو بھائیوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور منت کرتے ہیں کہ اُنپر بنظر تعمق غور فرماویں۔ اور ہمکو یقین ہے کہ اگر انصاف کی عینک لگاکر مطالعہ کرینگے تو طالب حق کے لیے مسیح اور دیگر دینوں میں تمیز اور پسند کرنا کچھہ مشکل نہ ہوگا ✦





علم معاش

ہمارے لوگوں میں سے جنکو کچھ بھی انگریزی کی چاٹ لگ جاتی ہے اکثر انکے خیالات بہت بدل جاتے ہیں انکی خوراک پوشاک اور رہت بہت ایک خاص قسم کی ہجاتی ہے اور پرانی وضع کی دیسی چال ڈھال سے جو انکی نظر میں زمانہ جہالت کا نشان ہے ایک گونہ نفرت پیدا ہجاتی ہے وہ ہر ایک ضرورت کے لئے غیر ملک کا بنا ہوا اسباب بہم پہونچانے کے شایق ہوتے ہیں اور چونکہ وہ اسباب زیادہ لاگت کا ہوتا ہے اسلیئے بیشی خرچ اور کمی آمدن کے باعث عام لوگونکی طرح باسانی گذران نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے کہ انکی زبان سے اکثر اس قسم کے کلمات سننے میں آتے ہیں کہ گورنمنٹ نے اچھے اچھے اور اعلے عہدے تو اپنے ہی لوگوں کے لئے محدود کر رکھے ہیں اور باقی چند غیر مستعد عہدے چھوڑ دئے ہیں جو ہمارے خاندانی امیرونکے لئے بھی مکتفی نہیں ہوتے بس ہم لوگ یعنے اوسط درجہ والونکے حصہ میں وہی لکڑی چیرنے اور پانی بھرنیکا کام نظر آتا ہے جو فتحمند یہودیوں نے اپنے مفتوح کنعانیونکا حصہ ٹھہرایا ہوا تھا *

ہم اپنے انگریزی خوان نوجوانونکی اس شکایت کو بجا نہیں سمجھتے اور انکو اس خیال کیطرف توجہ دلایا چاہتے ہیں کہ اچھے اچھے ملکی اور مالی عہدونکا اپنے لوگوں کے لئے الگ کر لینا فاتح قوم کا واجبی حق ہے اور مفتوح قوم کو انکی حسب لیاقت یا از راہ فیاضی کے اگر کچھ عہدے بخشدے تو وہ انکی عنایت ہے پس مفتوح کی سعادتمندی یہی ہے کہ وہ اس بخشش کو شکرگذاری کے ساتھ قبول کرے نہ کہ نادانی کی راہ سے ایسے عہدوں کو اپنا حق سمجھ کر مدعی بنے۔ کیونکہ ایسے دعوے میں کامیاب ہونا تو ادھر رہا بلکہ اُلٹا شکرگذار لوگوں کی ترقی کا سدراہ بنتا ہے *

غور کرنے سے ان ساری باتوں کی وجہ یہہ دریافت ہوتی ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ جوانوں کی آنکھ میں سوائے سرکاری عہدونکے اور کوئی وسیلہ معاش یا پرورش کا نظر نہیں آتا انکے دلوں میں اس خراب نما خیال نے ایک مضبوط جڑ پکڑی ہوئی ہے کہ دولت اور اقبال تک پہونچنے کے لئے سوا سرکاری عہدونکے اور کوئی راہ نہیں ہے سو یہی انکی غلطی ہے سب ملکوں کی تواریخ باواز دھل پکار رہی ہے کہ قوموں کی بزرگی اور عظمت انکے ملکی ہنر اور فنون کو ترقی دینے اور تجارت کو وسیع کرنے پر منحصر ہے کوئی قوم جسنے اپنی صنعت اور حرفت کی طرف توجہ نہیں کی کبھی بڑی نہیں بن سکی۔ اگر فرانس اور جرمن نے کچھ نام پایا ہے تو اسی ذریعہ سے اور اگر انگلستان اور امریکہ نے دنیا کی مہذب اقوام پر سبقت حاصل کی ہے تو محض اسکی طفیل۔ یہی علم معاش ہے اور اسکی تعلیم و تربیت ہر ایک قوم کے لئے ضروری ہے پس ہمارے انگریزی خوان جوانوں کو اگر دولتمند بننے اور اپنی قوم کو افلاس سے بچانیکا سچا خیال ہے تو ضرور ہے کہ وہ بہت جلد اسی علم کی اشاعت کیطرف رجوع لاویں اور اسکی تربیت سے اپنے دیسی ہنروں کو جو محض جاری تفغلات کے سبب کالعدم ہو رہے ہیں از سر نو زندگی بخشیں۔ لاہور لکھنؤ اور کلکتہ کی نمایشوں میں جن لوگوں کو شامل ہونیکا اتفاق ہوگیا ہے وہ بہرحال قایل ہونگے کہ ہمارا ملک اعلیٰ ہنر اور اعلیٰ دستکاریونکے وجود سے خالی نہیں اگر خالی ہے تو اسی بات سے کہ قوم کو انکیطرف توجہ نہیں۔ ہمارا ملک ہر قسم کے مادونکا جو حرفت اور دستکاری کے لئے ضروری ہیں ایک عمدہ دفینہ ہے مگر دفینہ نکالنے والوں کی کوشش کا محتاج ہمارے لئے ترقی کی راہ تو ہے لیکن عالی دماغ اور قوی ہمت راہبر کی ضرورت باقی - غرض یہہ مشہور مقولہ کہ ہندوستان سونیکی کان ہے بالکل صحیح ہے پر مستعد کان کنوں کے نہ ہونے سے کچھ بھی نہیں ہے افسوس ہے کہ باوجود ان قدرتی سامانوں کے ہمارے لوگ پھر بھی محض سرکاری عہدونکی ہی سونشہد کی گٹھی سمجھکر منساری بن بیٹھے ہیں اور اپنی ترقی کے حقیقی ذریعوں کو مطلق دھیان میں نہیں لاتے سو یاد رہے کہ اگر ہم اسی پر قانع رہینگے اور اپنے لئے آپ راہ نہ نکالینگے تو بیشک کسی نہ کسی دن گر جاینگے اور ایسے گرینگے کہ پھر سنبھلنا ہمارے لئے محال ہو جاینگا *

ابھی ہمارے لئے وقت ہے اور ضرور ہے کہ ہم کب ہنر اور تعلیم فنون کیطرف دل سے متوجہ ہو کر انکو کافی وسعت دیں اور اچھے اچھے پیشے اختیار کریں۔ ان پیشوں سے ہمارا مطلب لکڑی چیرنا اور پانی بھرنا نہیں بلکہ یہہ وہ کام ہیں جو علمی لیاقت اور اعلیٰ حکمت سے تربیت پاتے ہیں اور اسیواسطے عام کی نظروں میں اعلیٰ رتبہ پیدا کرتے ہیں انکے مقابلہ میں سرکاری عہدوں کو اگر لکڑی چیرنا اور پانی بھرنا کہیں تو بیجا نہیں ہوگا اور قوم کو جب انکا کرشمہ نظر آجاویگا تو اغلب ہے کہ انہیں عہدوں کے بھرنے کے لئے جنکی اب ہمارے انگریزی خوانونکو حسرت ہے سرکار کو خود احتیاج پڑیگی اور وہ ہمارے ہی کارخانجات میں سے حساب رکھنے والے کلارک اور محرر انکو بمنت بلاوے وہ پیشے ایک دو نہیں بلکہ شمار میں بہت ہیں اور خدا نے چاہا تو ہم اپنے آیندہ پرچہ میں انکا ذکر کرینگے *

بقیہ وصیت نامہ محمد صاحب

اگر محمد صاحب کو تمام علوم بے پڑھے معجزہ کے ساتھ آگئے ہوتے یا قرآن کی عبارت کو معجزہ جانتے یا شق القمر کیا ہوتا یا مہر نبوت انکی پشت پر ہوتی یا کوئی اور بھی معجزہ کیا ہوتا تو حضرت اپنی نبوت اور قرآن کو خدا کے کلام ہونے کے ضمن میں تو تشکی نہ ہوتے سورہ بقر سیپارہ ۲ - الحق من ربک فلا تکونن من الممترین - تفسیر عزیزی میں یوں لکھا ہے - الحق من ربک - حق اور صحیح امر وہی ہے کہ نازل ہوا تیرے رب کے پاس سے خواہ ہم علمائے کتاب اسکی تصدیق کریں یا نہ کریں بذریعہ اپنی کتابوں کے خوب جانتے ہیں حق ہونا تمہارا نہ بذریعہ معیار عقلی اور معجزوں کے - فلا تکونن من الممترین - پس لازم ہے کہ ہرگز اپنے امر میں شک نہ کرو کہ ان کتاب والوں نے جو تصدیق نہ کی تو ہمارا اعتبار نہیں بلکہ حق ہونا تمہارا وحی پر موقوف ہے جب وحی نازل ہوئی تو کیا شک رہا اگرچہ یہہ لوگ شک کریں یا تصدیق نہ کریں کیونکہ بعد وحی کے کسی کی تائید کی حاجت نہیں ہے۔ الخ پس ہی

اگر حقیقت میں آنحضرت پر وحی آیا ہوتا اور کوئی بھی معجزہ کیا ہوتا یا اپنے دل میں یقیناً جانتے کہ بائبل میں میری بابت پیشنگوئی ہے تو وہ امر میں یعنے اپنے نبی ہونے کے حق میں تو شنکی نہ ہوتے کیونکہ کسی نبی کو اپنی نبوت کے حق میں شنکی ہونا اُسکا نبی نہونے کا جواز ثبوت ہے اگر حقیقت میں حضرت سچے نبی ہوتے تو ہرگز ہرگز اپنی نبوت کے حق میں تو کبھی بھی شک نہ کرتے اور قرآن کے خدا کے کلام ہونے پر حضرت کا شنکی ہونا سورت انعام سیپارہ ۷ میں لکھا ہے انه منزل من ربك بالحق فلا تكونن من الممترين - یعنی کہ یہہ نازل ہے تیرے رب کے پاس سے تحقیق سو مت ہو شک لانے والا کیونکہ یہہ آیت اور بہت سی آئتیں قرآن میں ہیں جنسے محمد صاحب کا قرآن کے حق میں شنکی ہونا پایا جاتا ہے کیونکہ انه منزل من ربك - صاف صاف قرآن کی بابت ہے اگر حقیقت میں حضرت پر وحی آیا ہوتا یا بڑے بڑے معجزہ کے ساتھ حضرت کو تمام علم آگئے ہوتے یا اور کوئی ایک بھی معجزہ کیا ہوتا تو اپنی نبوت اور قرآن کے خدا کے کلام ہونے پر کبھی شنکی نہ ہوتے جب کوئی ثبوت اُنکی نبوت اور قرآن کے خدا کی طرف سے نہ ہونے کا تھا تب ہی تو حق میں شنکی ہوئے اور اگر کوئی ایک بھی ثبوت اپنے دل میں یقیناً جانتے تو کبھی شنکی نہ ہوتے سوائے ازیں قرآن میں جا بجا صاف صاف لکھا ہے کہ کبھی بھی کوئی ایک معجزہ حضرت محمد صاحب کو خدا نے نہیں دیا سورت بنی اسرائیل سیپارہ ۱۵ وما منعنا ان نرسل بالآيات الا ان كذب بها الاولون - یعنی اور ہم نے اُس سے موقوف کیں نشانیاں بھیجنی کہ اگلوں نے انکو جھٹلایا الخ لازم بالا آیت میں خصوص کا کرے جسکے یہہ معنی ہیں کل معجزے تجھے موقوف کئے یعنی کوئی معجزہ بھی تجھے نہیں دیا - سورت عنکبوت سیپارہ ۲۱ - وقالوا لولا انزل عليه آيت من ربه قل انما الايات عند الله وانما انا نذير مبين - یعنی اور کہتے ہیں کیوں نہ اُتری اُسپر کوئی نشانی اُسکے رب سے تو کہہ نشانیاں تو ہیں اختیار میں الله کے اور میں تو بھی سنا نیوالا ہوں یعنے واعظ الخ - اسکا مطلب یہہ ہے کہ قریش جسکے درمیان حضرت نے نبوت کا دعویٰ کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت اگر آپ نبی ہوتے تو اپنے نبی ہونے کے ثبوت میں کبھی کوئی ایک معجزہ بھی تو دکھلاتے لیکن آپ نے آج تک کوئی بھی معجزہ نہیں دکھایا کیونکہ آیات نکرہ ہے جسکے معنے یہہ ہیں کہ کوئی ایک بھی معجزہ آپ پر نہیں اترا حضرت جواب میں فرماتے ہیں کہ معجزے خدا کے پاس ہیں انما انا - یعنے میں کچھ نہیں یعنی خدا نے مجھے معجزہ نہیں دیا اگر خدا مجھے معجزہ کرنے کی طاقت دیتا تو ضرور میں معجزہ دکھاتا لیکن خدا نے مجھے معجزہ نہیں دیا میں صرف واعظ ہوں یعنے جب علمائے دین سورت رعد سیپارہ ۱۳ ویقول الذين كفروا لولا انزل عليه آيت من ربه انما انت منذر - یعنی اور کہتے ہیں کافر کیوں نہ اُتری اُسپر کوئی نشانی اُسکے رب سے تو تو ڈر سنانے والا ہے الخ یعنی کفار قریش نے کہا کہ آپ جو دعویٰ نبوت کرتے ہیں لیکن آج تک تو آپ نے کوئی ایک بھی معجزہ نہیں دکھلایا اگر حقیقتاً آپ رسول خدا ہوتے تو ضرور کوئی ثبوت نبوت کا دکھاتے جس سے آپ کا سچا ہونا یقین کیا جاتا لیکن آپ پر کوئی ایک معجزہ بھی نہیں ظاہر ہوا کس طرح یہاں آیت نکرہ ہے ہم اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑ کر آپ کے دین کو قبول کریں جواب میں فرمایا انما انت یعنی تو کچھ نہیں یعنے خدا نے کوئی معجزہ نہیں دیا صرف واعظ ہو سوائے ازیں معجزہ نہ ملنے کے سبب کفار قریش نے جو بڑے بڑے بھاری اعتراض کئے جنسے حضرت کو رنج ہوا یعنی بعضے ایسے معجزے حضرت نے بیان کئے جنسے حضرت کی نبوت کی تکذیب پائی گئی - سورت انعام سیپارہ ۷ رکوع ۴ - قد نعلم انه ليحزنك الذي يقولون ... وان كان كبر عليك اعراضهم فان استطعت ان تبتغي نفقا في الارض او سلما في السماء فتأتيهم بآية ولو شاء الله لجمعهم على الهدى فلا تكونن من الجاهلين - ترجمہ ہم جانتے ہیں کہ تجھکو غم دلاتیں ہیں انکی باتیں اور اگر تجھپر بھاری ہے انکا تغافل کرنا تو اگر ڈھونڈھ نکالے کوئی سرنگ زمین میں یا کوئی سیڑھی آسمان میں پھر انکو لاوے کوئی نشانی اور اگر الله چاہتا جمع کرلاتا سب کو راہ پر - سو تو مت ہو نادانوں میں کہتے ہیں کیوں نہیں اتری اُسپر کوئی نشانی اُسکے رب سے کیونکہ الله کو قدرت ہے کہ اُتارے کوئی نشانی لیکن ان بہتوں کو سمجھ نہیں - وقالوا لولا نزل عليه آية من ربه قل ان الله قادر على ان ينزل آية ولكن اكثرهم لا يعلمون بے علمی کے سبب معجزہ نہیں دیا گیا کہ جواب میں پیغمبری کے ثبوت کے لئے کوئی معجزہ ضرور چاہئے جس سے محمد کا رسول ہونا ثابت ہو جاوے کیونکہ اگلے رسولوں کو بھی خدا نے بے علم لوگوں کے پاس معجزہ کے ساتھ بھیجا تاکہ معجزہ دکھا دکھا کر اپنا رسول ہونا ثابت کرکے اپنی مرضی ظاہر کردی کیونکہ رسول بے علم کو یعنی خدا کی مرضی یعنی علم الٰہی سکھلانے کو بھیجا جاتا ہے اگر آپ رسول الله ہوتے آپ کو بھی کوئی معجزہ ضرور دیتا اسپر حضرت یہہ جواب فرماتے اگلے رسولوں کے احوال یعنے طوفان حضرت نوح و حضرت یوسف و حضرت موسیٰ و مریم حضرت مسیح اور انکے رسولوں کی حقیقتیں وغیرہ جب کہ طوفان آیا نوح کے وقت کشتی میں تھا اور یوسف کے وقت کنعان اور مصر میں اور موسیٰ کے وقت کوہ طور و سینا پر اور مریم کے وقت جہاں وہ تھی نہ تھا اور انہی پیغمبروں کے وقت جہاں جہاں وے تھے نہ تھا یہہ تمام احوال مجھے وحی سے معلوم ہوئے جو میری نبوت کا ثبوت ہیں - تو کفار قریش نے کہا کہ اگلیں کتابیں یعنی بائبل اور اُسکی تفسیروں اور نصاریٰ (و یہود) کی حدیثات کی کتابیں اور بائبل کے ترجمہ جن میں یہہ تمام احوال مفصل کرکے ہیں جو آپ پڑھ سکتے ہیں اور اصل و ترجموں کے پڑھنے والے آپ کے رشتہ دار اور خاص اصحاب اور دوست آشنا یعنی ابوطالب بحیرہ و جبر و یسار حضرت علی چچازاد بھائی حضرت کا و عمر زید بن ثابت و ورقہ بن نوفل چچازاد بھائی بی بی خدیجہ کا بیوی خدیجہ وغیرہ جو آپ کے لئے بائبل سے ترجمہ کرتے تھے اور آپ دعویٰ نبوت کے پہلے اور پیچھے اُن سے (یعنے) بائبل سنتے ہے اور بائبل کے اصل نسخے اور اسکے ترجمے انکے پاس موجود ہیں + باقی آئندہ

معاملات افغانستان

امیر کی حالت سے بے شک افغانستان میں بہت بڑا اثر آیندہ پڑیگا - چودہ مہینے اُدھر تو بعض لوگوں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہاں کے امیر کی تلون اور ناقابلیت سے پھر ابتری لاحق ہوگی اور امیر کی عیش پسندی خرابی لائیگی - اور جن لوگوں نے ایسی خوفناک خبر پر گردن ہلائی تھی کہ یعقوب خان کا ایک جاسوس محل کے اندر چھپا ہوا ہے اور جان وہاں کی سازشوں کو جیسے خوف ہونا چاہئے دور کرنے میں بے وسواس ہیں یا غفلت کرتے ہیں واقف کاروں نے اس روسی تعلیم یافتہ سردار کو تین مہینے اور حد درجہ کی چھ مہینے مہلت دی تھی یعنی میعاد عمر کی تھی کہ اگر اتنے دن ٹھہر گیا تو بہتر ورنہ ہندوکش کے اُدھر نظر آئیگا جب ایوبخان کو فتح ملی تو ایک معصر نے مختلف صورت سے رائے زنی کی تھی چنانچہ اسکا بیان تھا کہ تمام ملک اُس فوج پر جو قندھار میں ہے حملہ کرکے کابلیوں کو قتل کروا لیگا افغان ایوبخان بلا تامل غزنین کو بڑھیں گے ہر قدم پر انکی فوج کی تعداد زیادہ ہوگی - کابل فتح ہو جائیگا امیر یا تو یعقوبخان کے پاس منصوری میں ہونگے یا روسی دوستوں کے پاس تاشقند میں واپس جائینگے اُسوقت ہم سرداروں کو جانے دینگے اپنے ملک پر انکا بار عظیم ہے ان پیشنگوئیوں میں سے ایک بھی پوری نہوئی - امیر نے کاہلی نہیں کی اور نہ اپنے کو ناقابل جرنیل یا ناقابل منتظم ثابت کیا - ہر امر میں اپنی عمدہ لیاقت کے جوہر دکھائے انہوں نے کوئی ظلم نہیں کیا - جو لوگ کہتے تھے کہ انکی عادت میں دخل ہے - کابلی عیاشی ظلم امیر کے مخالفوں میں ہے نہ ایوبخان انہیں اوصاف سے موصوف ہیں - اگر امیر کمزور طبع ہوتے یا زود رنج اور اپنے غصہ طبع سے بے قابو ہوتے تو فوراً اپنے مخالف پر حملہ کرتے وہ خوب جانتے ہیں کہ لوگوں کو راضی کرینگے

عمدہ ذریعہ یہہ ہے کہ خاموش بیٹھے رہیں اور بزدلی کی تہمت افضل خان کے فرزند اور دوست محمد خان کے پوتے پر نہیں لگا سکتے +

ہرچند امیر عبدالرحمان خان کو سب طرح کامیابی ہوئی لیکن ابھی بہت سی مشکلات جھیلنا باقی ہیں اگر انکا قصد ہے کہ تمام ملک افغانستان کے مالک اور حاکم بنیں تو انہیں گھاٹی خیبر اور کابل ملک کی حالت محفوظ تصور کرنا چاہیے - یہہ فراموش نہ ہو کہ جھنڈی خیبر گہ اُسطرف طاقت ور ہے وہ امیر معزول کا محب اور خیبر بنگال ہے کہ انہوں نے ابتداً حکومت امیری میں غدر کرنا چاہا تھا لیکن مُہمندوں نے اور نہ کسی شمالی رعایا امیر نے کابل کے گورنمنٹ کو ستایا - قندھار میں بھی کوئی امیر کی حکومت سے مخالفت کرنا معلوم نہیں ہوتا - فی الحال سب صورت سے امن و عافیت ہے - گورنر عبدالرسول خان نہایت لایق شخص ہیں اور جسقدر افغانستان کو چاہئے دیانت دار بھی ہیں - خاص خوف امیر کی استحکام کو ہرات اور شمالی ہندوکش میں معلوم ہوتا ہے - ہرات میں گو ہر طرح امن ہو لیکن مطلق حفاظت نہیں ہے - ہرات میں اسوجہ سے امن ہے کہ وہاں کا رئیس اولوالعزم ہے - یاد ہوگا قدوس خان نے جب ہرات فتح کیا تھا تو خانگی طریقہ سے کارروائی کی تھی - ہرات میں تین گروہ ہیں جنمیں سے ایک تو حقیقتاً کابل کا فرمانبردار ہے - دوسرا گروہ قدوس خان کا ہے - تیسرا گروہ سکندر خان ولد سلطان جان کا ہے - معلوم ہوا کہ ایک گروہ افغانی ترکستان کا قایم ہونے لگا جو چاہتا ہے کہ سب کو تو بھی اتفاق ہو جائے - اور ایک ہی گورنر جنرل رہے - بے شک یہہ تو ہے کہ اسحاق خان حال گورنر بلخ اور امیر کا شمل سا گذشتہ کے دوستانہ متعلق نہیں ہے - قابل غور یہہ ہے کہ افسران جلیل القدر روس نے کہا کہ ہندوکش کے پہاڑ اصلی روس کی سرحد ہیں - ہم عقیدہ ساز کرتے ہیں کہ افغانستان کے صوبوں میں جلد تر ساز شیں ہونے لگینگی اگر امیر اور اسحاق خان میں نفاق پڑا تو بے شک اسحاق خان گورنر جنرل تاشقند سے ہمکنار ہونگے +

تحریر سند جرنال سے دریافت ہوگا کہ حضور لارڈ ڈفرن اور امیر کابل

کو فیصلہ کرنا پڑیگا - بشرطیکہ یہہ خرچ ہو کر شروع گرما میں امیر عبدالرحمان خان اور ہمارے حضور لارڈ ڈفرن صاحب سے ملاقات ہوگی امیر کی جو کارروائی ابتک ہوئی اُس سے از جریح اعتماد قایم کر سکتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے حال تک اپنے حلیلوں پر ثابت قدمی دکھلائی ہے - گورنر جنرل ہند سے جو مراسلت کی اُسمیں صاف اشتیاق ظاہر ہوتا ہے کہ حتی المقدور گورنمنٹ ہند کے موافق رائے کام کرنے پر مستعد ہیں - ہم یقین کرتے ہیں کہ اُنہوں نے دیانتداری سے عمدہ کاموں میں وہ روپیہ صرف کیا جو گورنمنٹ ہند نے انکو عنایت کیا ہے - کابل کی فوج نے وہ لیاقت اور عمدگی حاصل نہیں کی جو لوگ اُسکی نسبت کہتے ہیں کہ ہونا چاہئے جو قبل از جنگ تھی - چونکہ فی الحال زمانہ خاموشی کا ہے جب وہ گذر جائیگا تو امیر ابھی روپیہ چاہینگے - ابتک ۵۰ لاکھ روپیہ تو امیر کو ہماری سرکار سے وصول ہو چکا ہے لیکن اب امیر کا بیان ہے کہ میرے ساتھ ایک کروڑ روپیہ کا وعدہ ہوا تھا دیکھا چاہئے کہ یہہ وعدہ در حقیقت امیر سے ہوا تھا یا کہ اسمیں امیر کی غلطی ہے +

جدید کمیشن تعلیم

۱۰ فروری کے دوسرے ہفتہ میں تعلیم کی نسبت شاہی کمیشن کلکتہ میں جمع ہوگی ہر کمشنر جسکو مختلف لوکل گورنمنٹوں نے مقرر کیا ہے بنگالہ - ضلاع شمال مغرب پنجاب - اضلاع متوسط - مدراس بمبئی کیطرف سے اُس کمیشن میں شریک ہونگے - از جمل مسٹر ٹسٹر صاحب بطور پریسیڈنٹ کے اور ٹہ بابو بنقابحہ فانشل ڈپارٹمنٹ میں کام کر رہا ہے وہ گورنمنٹ ہند کیطرف سے اس کمیٹی میں شریک ہونگے - ہر ایک پریسیڈنسی کے سرشتہ کیطرف سے اور نیز ہندوستانیوں کیطرف سے کافی تعداد ممبروں کی اس کمیشن میں ہوگی - ضلاع شمال مغرب کیجانب سے مسٹر ڈ اینشن صاحب پرنسپل آگرہ کالج اور نیز مولوی سید احمد خان صاحب بہادر سی - ایس - آئی - اور ایک منتخب از ضلع شریک ہوگا کمیشن کا پہلا اجلاس فروری اور مارچ میں متواتر کلکتہ میں ہوگا اور اسکے بعد آیندہ برسات تک اجلاس ملتوی رہیگا - اور اس عرصہ میں شمار پریسیڈنٹ

کمیشن ذیلی شاخوں اور لوکل گورنمنٹوں کے ساتھ معاملات مختص التعلیم

مراسلات

عدم ضرورت قرآن

ازروئے اسوروبنیادی

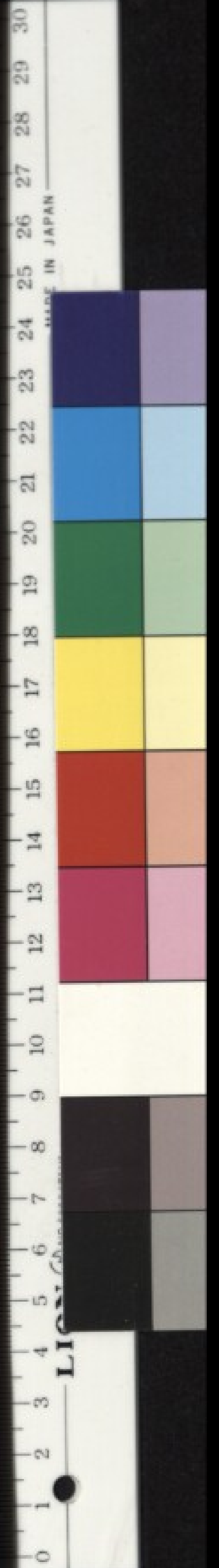
منشور محمدی نمبرہ جلد ۱۱ مطبوعہ ۱۵ صفر المظفر ۱۳۲۹ھ میں کسی محمدی نے مقام پونہ سے پاسورتھ سمتھ صاحب کے خیالوں میں بڑا زور دیکھ کر کمترین کی عدم ضرورت قرآن کے برخلاف انکو قرآن کی ضرورت کے لئے پیش کیا ہے۔ اُن خیالوں کا جواب نذر ناظرین کیا جاتا ہے +

قولہ۔ سورخ موصوف صفحہ ۱۲۵ رقم فرماتے ہیں کہ اگر قرآن مجید نہ ہوتا توبہت ساری بری رسمیں جو اُسنے منع ہی نہیں بلکہ موقوف فرمائیں عربستان اور اُسکے قرب وجوار کے ملکوں میں بدستور اور بلا کسی روک کے جاری ہی رہتیں۔ وہ مراسم قبیحہ کیا ہیں۔ انسانی قربانی۔ دختر کشی خون کے جھگڑے۔ غیر محدود کثرت الازدواجی۔ غلاموں پر ظلم وستم۔ شراب نوشی وقمار بازی +

اے برادر راقم مجھے پھر وہی باتیں انکو یاد دلانی ضروری معلوم ہوتی ہیں جو بیشتر مشتہر ہو چکی ہیں۔ کیونکہ ثابت کیا گیا کہ ان سے بہتر باتیں قرآن والے نے بائبل اور اُسکے پیروں سے پائیں۔ یعنے وہ اصول بائبل سے پائے جنکی یہہ باتیں شاخیں ہیں +

پھر یہہ غلط بات ہے۔ کیونکہ بالسٹائین اور اُسکے قرب وجوار میں جہاں جہاں دین عیسوی کا اثر جڑ پکڑ گیا تھا اُن میں یہہ اور قسم کی باتیں باقی نہ رہی تھیں۔ چنانچہ مسیح کے بعد نویں صدی تک محمدی خونریزی میں مشغول رہے اور نیز بیشتر اُس سے کہ قرآن سننے میں آیا دیکھو دین عیسوی نے کیا کچھ موقوف کر دیا تھا۔ جرمنی کے مختلف فرقے دین عیسوی کو قبول کرنے کے بعد انسانی قربانی سے باز آئے۔ بیگنس عیسائی ہونے کے بعد بیکی اور بدی میں تمیز کرنے لگے۔ گیلوفی اور دیگری تھی اُن فرقے دشمنوں کے جسم کے پوست کے کپڑے بنانے سے بند ہوئے۔ ہیبرولی جو دریائے ڈنیوب کی نواحی میں رہتے تھے کمزوروں اور بوڑھوں کو قتل کر ڈالنے سے باز آئے۔ اور بیواؤں کو اپنے مردوں کی قبروں پر خودکشی کرنے سے روکنے لگے آیرلنڈ کے اصلی باشندے اور اسکاٹی مردم خوری کو ترک کر بیٹھے اور ہنگری اُن عیسائی ہونے کے بعد قیدیوں کے دل کھانے کی قبیح عادت سے باز آئے۔ سکانڈی نیوی اُن قومیں عیسائی ہونے پر خودکشی کی تارک ہوئی۔ اسیطرح انکی عورتیں اور غلام بھی۔ ڈنمارک اور ناروے جی النس اور روسیوں کو دین عیسوی نے سکھایا اور وے لوٹ مار کی مہمتوں سے باز آئے۔ انکو حروف سکھائے گئے اور وے جو ایذا رسانی اور بیدینی کے سبب انسانیت سے دور تھے اپنے اپنے علاقہ میں رہنا اور اپنی ملکیت پر قناعت کرنا سیکھ گئے اور سلیم مزاج ہو گئے۔ انگلستان کا حال بہت ابتر تھا۔ ڈرُوِیڈازم ایک خون کا پیاسا طریقہ تھا۔ اِن لوگوں میں انجیل نے انسانی قربانی موقوف کی جو ڈرُوِیڈ گذرانتے تھے۔ اِس قوم کی تندمزاجی اور اُسکے دائمی جھگڑوں کو ختم کیا۔ ایسا روکا کہ آجکے دن وہ ایک بے نظیر قوم سب قوموں کا فخر ہے۔ یہہ تازہ تازہ واقعات تھے جو محمد سے پہلے انجیل نے ظاہر کئے۔ محمد کے بعد سوائے اور ملکوں کے تاتار میں دین عیسوی کی ترقی ہوئی۔ لیکن پھر محمدی ہو جانے سے وہ اپنی اصلی عادت پر آگئے۔ جرمنی اور اورجگھوں کی وہ قومیں جنمیں کچھ وحشت رہگئی تھی وہ دور کی گئی۔ یاد رہے کہ اقوام مذکورہ اور بہت اور قوموں میں دوسری اور تیسری صدیوں سے دین عیسوی کا اثر شروع ہو گیا تھا۔ اور ہر صدی میں بڑھتا گیا۔ جب تک رومی دسوسوں اور محمدی لڑائیوں نے ایک اور ہی قسم کی تاریکی وارد کی۔ ابی سینا اور جارجیہ اور نوبتی میں دین عیسوی چوتھی صدی میں رائج ہوا۔ یہانتک کہ نوبتی کا بادشاہ اور امرا بھی ہو گئے اور بیدینی دور ہوئی۔ ابی سینا میں دین عیسوی صرف گیا اور یہہ حال اور قوموں کا ہوا جو بالسٹائین کے قرب وجوار میں تھیں پس جبحال کہ بائبل کا ایسا وسیع اظہار نہ صرف رومی سلطنت بلکہ دیگر اقوام میں ہو چکا تھا۔ اور بیدینی اور وحشت مسافر راہ عدم تھی تو کیونکر یہہ امور قرآن کی طرف منسوب کر سکتے ہیں۔ برخلاف اسکے قرآن نے خود بائبل کی اِس روشن تاثیر سے نفع اُٹھایا۔ پس ہمارے نزدیک سمتھ صاحب کا قول بالکل غلط ہے کہ بُری رسمیں عربستان اور اُسکے قرب وجوار کے ملکوں میں بدستور اور بلا کسی روک کے جاری ہی رہتیں۔ انکی ترویج تو محمدی مہمتوں سے پہلے ہی اختتام کو پہونچ چکی تھی۔ ہاں اگر صاحب موصوف عربستان کی رسموں کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو یاد رہے کہ یہودی اور عیسائی بھی اُس ملک میں آگئے تھے جنکے علم اور الہیات کا زیادہ چرچا ہونے لگا تھی کہ جہیں سے محمد نے بہت کچھ پایا تو اگر محمد انکو بیدخل نہ کرتی تو اِس ملک میں بھی بائبل کا اثر اپنے طور پر ہو جاتا جیسا اور ملکوں میں ہوا اور ہو رہا ہے۔ خصوصاً اُن ملکوں میں جہاں کے قرآن کو ہوا بھی نہیں لگی اور جن میں سے بائبل نے چوری اور بت پرستی اور بچہ کشی اور انسانی قربانی اور قیدیوں کو قتل کرنا اور کثرت ازدواجی اور مردوں اور حیوانوں سے بدفعلی کرنا اور غلامی کو نکالدیا ہے۔ اور اِس معاملہ میں جو کچھ قرآن کے ذریعہ سے عرب میں گذرا وہ اصل میں بائبل ہی کا اثر تھا۔ اِسلئے پھر کہتا ہوں کہ سمتھ صاحب کے اِس خیال کی کوئی وجہ نہیں کہ یہہ رسمیں بدستور اور بلا کسی روک کے جاری ہی رہتیں۔ احتمال قوی ہے کہ ہرگز جاری نہ رہتیں +

جائے غور ہے کہ کثرت ازدواجی کو قرآن نے تو تین تین اور چار چار پر محدود کیا مگر انجیل اسے بالکل معدوم کرتی چنانچہ کثرت ازدواجی کے اصول ہی کو ناجائز رکھا ہے۔ محدود کرنیکا کیا ذکر۔ غلاموں پر سختی کرنا منع کیا مگر غلام رکھنا جائز ٹھہرایا یہاں کثرت بھی محدود نہ کی۔ غلام لونڈیوں سے جو لڑائی میں ہاتھ آئیں ہوں یا خریدی گئی ہوں یا انعام ملی ہوں ہم بستر ہونا قرآن اور محمد کی چال چلن سے جائز ہے۔ لونڈی کو جب چاہیں فروخت کر سکتے ہیں۔ سختی کرنا تو منع کیا لیکن کوئی مسلمان اپنے غلاموں کو آزاد





رکھا پابند نہیں ہو۔ محمد نے یہہ ایک ایسا اصول قایم رکھا کہ جس سے افریقہ کی غلامی بھی جایز ٹھہرتی ہو۔ (میسورم) ملایا اور ترکستان میں بھی محمدیوں کے درمیان بردہ فروشی عام ہو۔ پس انسانی تنزلت کی اس تحقیر کا قرآن میں کچھہ علاج نہیں ہو۔ ہجوران کے جھگڑوں کو موقوف کیا گیا۔ جائیز بالاجبر ٹھہرایا ہو۔ لڑائی کا موقوف ہونا اسلام کی طرف سے نہ ہونا چاہئے لیکن دوسرے فریق کی طرف سے۔ یعنے مقابل فریق کی طرف سے اطاعت کرنا باخراج دینا یا غلام ہونا یا مسلمان ہونا پیش ہو۔ تو خونی جھگڑا موقوف ہو ورنہ جاری رہے۔ حضرت محمد صلعم تو بنے اور عرب کے رسمیات میں محدود اور غیر محدود اصلاح بھی کی مگر آپ نے اسقدر دوراندیشی سے کام نہ کیا کہ دینی اور دنیاوی تہذیب کو کل عالم کے لئے ایسا ٹھہراتے کہ ہمیشہ کارآمد ہوتی اور دیگر اقوام کی تہذیب اور اصلاح سے مات نہ پڑجاتی۔ پر آپ نے صرف زمانہ حال کی اصلاح کی۔ جیسا سامنے آیا اور آ گیا اسکے موافق یا مخالف کہدیا اور کردیا۔ حتی کہ ابتک اسکے ثناخوان بھی کسیقدر اور آدھی تہذیب کے سوا زیادہ نہیں کہہ سکتے۔ یاد رہے کہ یہہ اسلام کے ذاتی داغ ہیں اور کسی تاویل سے مٹ نہیں سکتے اور اسلام اُنسے ایسا مقید ہو کہ اس سے بڑھکر تہذیب اسلام کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ قرآن کے یہہ جوہر خود اُسے فضول ٹھہراتے ہیں ہمارے کیا اختیار ہو +

قولہ۔ قوم ہائے منگول۔ تاتار و ترک جہان کے نہایت زیبا اور خولصورت شہروں کو پامال کر دیتے (جیسا کہ انہوں نے کیا) پر انہیں وہ چیز حاصل نہ ہوتی جسنے انکی قومی مزاج کو کسیقدر سلیم اور انکی فتوحات کو مفید بنادیا +

راقم عزیز! الفظ کسیقدر سے تو بہت کچھہ باقی رہتا ہو۔ اور معلوم ہو کہ پہلے تو انکی وحشت جو تھی سو تھی مگر محمدی ہونے کے بعد انہوں نے نہ صرف سارسن سے جنگ مارے اور اُن کی حکومت کو توڑ دیا اور آپ مالک ہو گئے۔ بلکہ عیسائیوں کو بیشتر قتل کرتے اور لوٹتے تھے۔ سارسن کا مذہب قبول کرلے اور اُنسے رفاقت کرنے کا یہہ نتیجہ ہوا۔ سو اگر اسکو سلیم مزاجی کہہ سکتے ہو تو کہو۔ الّا یاد رہے کہ اُس تاریک زمانہ میں حلیمی سے کام نہ لیا گیا اور سلیم مزاجی کو کون جانتا تھا جبکہ ترکوں جیسی تندا ور غارتگر قوم کو جنگ کرنے کے لئے قرآن والی پروانگی مل جانا اور بہشتی غنیمت ہوا۔ اور وہ اسکو خوب ہی کام میں لائے۔ چنانچہ تیمور نے یہہ جاکر کہ محمد کے ہر ایک شاگرد پر فرض ہو کہ عیسائیوں سے جنگ کرے اور کروڑے جو جبراً قرآنی مذہب قبول کرادیں خدا سے بڑا اجر پاینگے عیسائیوں کو قتل کرنا اور غلام بنانا روا رکھا (سوشایم) انکی فتوحات کچھہ کم نہیں ہوگئی ہیں جہانتک زور چلتا ہو اپنی طرف سے فرق نہیں کرتے۔

دیکھو سٹوبرٹ صاحب اپنی کتاب اسلام کے صفحہ ۲۲۱ میں ترکوں کی نسبت یوں تحریر فرماتے ہیں کہ غیر لوگوں کو مطیع کرنا اپنے ساتھہ مغلوب لوگوں کے لئے کوئی قابل فرائض لاوے جو سچی شایستگی اور نیک حکومت اور شایستی فنون کی تربیت شامل کریں ترکوں کے خیال میں نہ آیا تھا۔ ظلمی تسلط کی حدیوں اور بدانتظامی کے سبھی لوگوں پر متعصب ایذا رسانی کے۔ اپنے ہم مذہبوں پر سختی کے ذاتی اور لازمی نتیجے اُنکے پیچھے آئے ہیں جنکی جنہیں ان کے ظالموں کی سُست آرائی کو تحمل نہ کرنے پائی تھیں۔ قوم کی زندگی کی عمارت کو ایک خوش اور وفادار قوم کی محبت پر مبنی کرنے کے بجائے ترکی نے اپنی رعیت کو بدستور ستایا اور رسوا کیا ہو۔ اور قومی بردباشی کا نتیجہ قومی دیوالہ ہوا ہو۔ اُسکا جس مرکب ظلم اور بیجا ہمی خوالی نے اُسے اپنے گھر میں بے آشنا کردیا ہو۔ اور غیر ملک کی ہمدردی سے محروم کیا انتہی کیا یہہ اُس پرانی تندی اور فتوحات سے کم ہو۔ یاد رہے کہ ترکوں اور افغانوں کے ارد گرد مسیحی سلطنتوں کا خوف اور دبدبہ انکو کھلا کھلی اور آزادانہ طور سے تند مزاجی دکھانے کا مانع ہو ورنہ ترک قرآن کی نہر تندی میں بے لگام پھر آکریں۔ اب تو پیچھے جبر طے ہوئے ہیں اسلئے لاچار ہیں۔ پس وہ کسیقدر سلیم مزاجی جو ترکوں میں بتلائی جاتی ہو اسکا اصل سبب یہی معلوم ہوتا ہو۔ ایسی قوم کو پیش کرکے سمتھ صاحب اشارۃً قرآن کی تاثیر کو کم قدر کرتے ہیں +

قولہ۔ شمالی اور درمیانی افریقہ میں بجائے توم سوادرفرقہ ماندگی کی نیم وحشیت اور آدھی تہذیب کے فرقہ غیان اور فرقہ اشانٹی کی بیجا حی وحشت پائی جاتی ہو۔ یورپ کی تاریکی اور ظلمت دو چند سہ چند ہو جاتی کیونکہ جب تمام عالم کو جہالت اور معصیت کے اندھیرے نے چھا لیا تھا تب جس قوم نے علوم و فنون زراعت اور حکمت نیکی اور خوبی کے نور کو چمکایا اور چین اور یورپ کے لئے بوعلی سینا اور ابو یا بیر الجبیر اور الخضر کو پیدا کیا وہ حضرت عرب تھے اور جو قرآن مجید نہ ہوتا یہہ اپنے ملک میں آوارہ پھرا کرتے + باقی آئیندہ

اخبارات برقی

لنڈن۔ یکم فروری۔ جناب سر سی ڈلک صاحب بہادر نے کل وکلاء کو ایڈرس دیتے وقت مصر پر موجودہ قبضہ و تصرف رکھنے کے لئے بہت زور دیا اور کہا کہ میں کافی اُمید رکھتا ہوں کہ فرانس کے ساتھہ جو عہد و پیمان درباب تجارت ہوا ہو اُسکی ترمیم ضرور بر ضرور ہمارے حق میں مفید ہوگی اور نیز اس امر کا اعتراف کیا کہ افغانستان کے معاملات میں جس کنسر ویٹو حکمت عملی پر عملدرآمد کیا گیا تھا اُسیں پوری پوری کامیابی نصیب ہوئی ہو +

کیرو۔ ۲ فروری۔ چیمبر آف نوٹیبلیز نے آخرش وزارت کی موقوفی کا حکم صادر کیا ہو۔ تازہ ترین اخبارات سے یہہ بھی مترشح ہوتا ہو کہ فخرت پاشا نے استعفا دیا ہو +

لنڈن۔ ۲ فروری۔ کل یہاں مینشن ہوس میں ایک بارعب کمیٹی روس کے یہودیوں کی امداد کیواسطے منعقد ہوئی اور انکی امداد کے لئے پندرہ ہزار پونڈ کا چندہ جمع کیا گیا +

مقام منچسٹر میں جو کنسرویٹو کمیٹی منعقد ہوئی تھی اُس میں لارڈ ہٹن نے اثناء تقریر میں ہندوستان کی کنسرویٹو کی حکمت عملی کی نہایت زور و شور کے ساتھہ تائید کی اور کہا کہ ہندوستان کی

مالگذاری اور محاصلات اراضی نہایت مرغوب حالت میں ہیں لارڈ مذکور نے نمک کے ٹیکس کے اختلاف کو فی الفور رفع کرنے کی تحریک کی اور کہا کہ اس امر کا اظہار کرنا کہ ہندوستان روئی کے محصولات چونگی معاف کرنے کے قابل نہیں بالکل لغو ہے یعنی ہی اور ہماری گورنمنٹ کا روس کو ایشیا میں ترقی کرتے دیکھنا اور پھر خاموش رہنا ایک حیرت انگیز معاملہ ہی +

نیویارک - ۲ - فروری - پُرجوش اور عالی حوصلہ آدمیوں کی ایک کمیٹی یہاں آج منعقد ہوئی اور نہایت سرگرمی کے ساتھ روس کے یہودیوں کی امداد کیواسطے ہمدردی ظاہر کی اور یہہ فیصلہ قرار پایا کہ ریاستہائے متحدہ کی گورنمنٹ کے حضور میں اُن مظلوم یہودیوں کی تکالیف میں تخفیف کرانے کے لئے ایک درخواست دیجائے +

رنگون - ۲ فروری - اُن دیسی سوداگروں کو جنکا اپر برہما کے ساتھ بسبب بیوپار اور تجارت کے بڑا بھاری تعلق تھا بذریعہ تار برقی انکے گماشتوں کے (جو منڈلے میں سکونت پذیر ہیں) مطلع کیا ہی کہ اجارہ ونکا اُٹھا دینا قطعی طور پر فیصلہ لکھا گیا ہی +

مسٹر بنجیٹ وڈ صاحب جو رائل انٹرپریٹر (یعنی شاہی مترجم) ہیں اور جنہوں نے یورپ میں تعلیم حاصل کی ہی وہ پورے اختیارات کے ساتھ کلکتہ کو اس غرض سے روانہ ہوئے ہیں کہ وہ حضور نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کے ساتھ جوابدہی کریں +

کلکتہ - ۳ فروری - آنریبل ہنرنگ صاحب بقول حکماء ٹائیفائیڈ بخار کے ظاہری آثار سے کسیقدر تکلیف اُٹھا رہے ہیں مگر اس بخار کے ظاہری آثار چنداں خطرناک معلوم ہوتے +

کیرو - ۵ - فروری ۱۸۸۲ء - مصر کی وزارت کی کونسل کے پریزیڈنٹ نے انگریزی کانسل جنرل سے ملاقات کی - اور جدید واقعات مفصل بیان ہوا - مصر کی فوج کے ۱۶۰۰ افسروں نے خدیو کا سابقہ بسبب کی درستگی کا شکریہ ادا کیا - اور اپنی نمک حلالی ظاہر کی +

لنڈن - ۶ فروری ۱۸۸۲ء - حال کی خبر سے معلوم ہوا کہ عرب کے ملاد میں فساد بڑھتا جاتا ہی +

کلکتہ - ۶ فروری - لارڈ ڈفرن صاحب کے پاس سے ۴ فروری کو مقام پیرا سے تار خبر آئی ہی کہ آئندہ کو ارن ٹین کی حد بندی عدن دبمبی اور ہندوستان کے مسافروں کے لئے کوارن ٹین کی روک ٹوک عموماً بند کیگئی ہی +

لودیانہ

ہفتہ حال میں دو تین روز ابر محیط رہا اور ایک روز کسیقدر تقاطر بھی ہوا - سردی کی وہ زیادتی جو ہفتہ گذشتہ میں تھی اب نہیں رہی ہی +

ایک عرضی نویس مسمی بسکیامل بالزام تحریر گمنام عرائض عرضی نویس کے عہدے سے خارج کیا گیا ہی - ۶ فروری کو مشن احاطہ میں ایک جلسہ سنڈے سکول کا سالانہ منعقد ہوا جسکی مفصل کیفیت ہفتہ آئندہ میں درج اخبار ہوگی +

چونکہ مبلغ ۳۵۰۰ روپیہ چودھری گاڑی بانان لودیانہ کے گھر سے پولیس لیگئی تھی وہ تمام روپیہ ۳ فروری کو بموجب حکم کمیٹی چودھری کو معرفت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملگیا ہی +

میونسپل لائبریری میں شائقین علوم اب بکثرت تشریف لاتے ہیں جنکی نوبت ہزاروں تک پہونچتی ہی +

جب سے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے سبز ترکاریوں کی نسبت یہہ حکم دیا ہی کہ سبز ترکاریوں کے گڈے شہر میں جاویں تب سے شہر میں سبز ترکاری عمدہ آتی ہی اور بہ نسبت سابق کے ایک قدر ارزاں بھی ہی +

رسید زر

- جناب بابو دینا ناتھ بل صاحب از سہارنپور -
- جناب پادری ایم - جی - گولڈ سمتھ صاحب از مدراس -
- جناب منشی فضل اللہ صاحب کیلی گسٹ از شاہجہانپور -
- جناب بابو رام سرن صاحب از بہیرہ -
- جناب لالہ ہر پرشاد صاحب از فتح گڈھ -
- جناب سمیع الدولہ صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر مالیر کوٹلہ -
- جناب مولوی نعمت علیخان صاحب مدرس بہلولپور -
- جناب پادری ہتیاس صاحب از رودبڑ -
- جناب پادری ڈبلیو ہارپر صاحب از سیالکوٹ
- جناب کنور ہرنام سنگھ صاحب از بھٹر ایج -
- جناب رائے بہلو مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر سیالکوٹ -
- جناب میاں اللہ دیا صاحب جلد گر لودیانہ -
- جناب بابو غلام محمد خانصاحب از لودیانہ -
- جناب پادری جے - ڈبلیو ہنگسن صاحب از گجرات -
- جناب ماسٹر جسونت سنگھ صاحب از گوہ گڈھ -
- جناب منشی محبوب مسیح صاحب از بندرابن -
- جناب بابو ایچ - ایل بنرجی صاحب از کانگڑہ -
- جناب پادری باسٹن صاحب از انبالہ -
- جناب پادری ایف - جی سکاٹ صاحب از بریلی -
- جناب عبد المجید صاحب کلارک ریکنگ -
- جناب ڈاکٹر ٹی - جے جانسن صاحب از شاہجہانپور -

باقی صاحبان کے نام ہفتہ آئندہ میں شایع ہونگے کیونکہ گنجایش نہ تھی +

اشتہار

ایک شخص مسمی پریاجو عیسائی بھی کہلاتا ہی میرے پاس نوکری کو آیا اور نوکری کرنے لگا قرض کی طور پر کچھ نقد لیا ہی میں نے کپڑا سری کے واسطے دیا وہ چور سب کچھ لیکر فراری ہوگیا ہی اُسکے پاس مسس تھڈی کا ایک سارٹیفکٹ بہت عمدہ ہی عمر قریباً ۲۰ سال ہی صورت نہایت مسکین ہی کانوں سے کم سنتا ہی چوندھی آنکھ - اگرچہ میرا نقصان تھوڑا ہوا مگر ڈر ہی کہ کسی دوسرے بھائی کو اپنی مسکینی سے دھوکا نہ دے - ایسوں سے ہوشیار رہنا چاہیے +

راقم
ایک عیسائی نمبردار از امرتسر